منگل | 21۔ جنوری 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 17 | منگل 11 رمضان۔ 1417ھ 21 صلح 1376ہش 21 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے

دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہو جاتے ہیں اور ہمت ہار کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ جب انسان پوری ہمت سے لگا رہتا ہے تو پھر ایک بدخلقی کیا ہزاروں بدخلقیوں کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے۔ اور اسے کامل (صاحب ایمان) بنا دیتا ہے۔ لیکن اس کے واسطے اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بودوباش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا' اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی' فرش و ہمسائے' وہ گلیاں کوچے' بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 2)

قرب الی اللہ میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں میں سے گزرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دے کر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے۔ اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گزرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہارے راستہ میں روک نہ ہوں۔ اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹا لیں تو پھر آگے بڑھیں گے۔ اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے۔ لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دیا جائے تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی۔

تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ (عبادات)(-) ایک دوسرے سے سلوک میں' معاملہ کرنے کرانے میں' قرضہ لینے اور دینے میں' بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں' بیوی بچوں کے معاملہ میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مدنظر ہونی چاہئے۔ کہ قرب الی اللہ حاصل ہو۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے۔ کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے۔ کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو۔ بلکہ اور زیادہ کوشش کرو۔ جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے۔ لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے۔ تو سب نقص دور ہو جائیں گے۔

پس تم اپنی کسی کمزوری کی طرف مت دیکھو۔ بہت لمبے رستہ تک کمزوریاں ساتھ جاتی ہیں۔ ان سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ اور ہاتھ آگے ہی آگے بڑھانا چاہئے۔

(از خطبہ 2۔ دسمبر 1921ء)

○○○

درستی

○ الفضل 23۔ دسمبر 96ء صفحہ نمبر 4 کالم نمبر 4 پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا شعر یوں پڑھا جائے۔

گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسد آں زنجیر را کز آشنا

(ادارہ)

خدا رحیم، کریم اور حلیم ہے' وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

○ ربوہ 20۔ جنوری 1997ء۔ آج صبح 10 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں محترم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب کا جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ نے پڑھایا۔ جس میں ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ' وکلاء صاحبان تحریک جدید' کارکنان سلسلہ اور کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم مولانا موصوف کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ صبیحہ طاہرہ حال جرمنی اہلیہ چوہدری محمد انور چٹھہ کی ٹانگ برف پر پھسل جانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نواصت احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب پنشنر دارالیمن وسطی ربوہ کو مورخہ 96-12-28 کو دو بیٹیوں سے نوازا ہے بچیوں کے نام زرفشاں اور ذوفشاں تجویز کئے گئے ہیں۔ بچیاں مکرم مولوی فضل الدین صاحب آف مانگٹ اونچے رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتیاں اور محمد شفیع صاحب سرگودھا کی نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ بچیوں کو باعمر و سعادت مند بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے محمد محمود صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بچی کا نام "عائشہ محمود" عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم چوہدری ولی محمد صاحب احمد نگر کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

21- صلح 1376 ہش — 21 - جنوری 1997ء

دعا مانگنے کی توفیق

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی توفیق مانگنے کے سلسلے میں فرماتے ہیں اور ہم یہ ارشاد اس لئے خاص طور پر پیش کر رہے ہیں کہ جن ایام میں سے ہم گزر رہے ہیں ان کا دعا سے بہت گہرا تعلق ہے اور چونکہ دعا کرنے کی توفیق مانگنا ضروری ہے اس لئے دعا کے ایام میں نہ صرف دعا کی جائے بلکہ دعا کی خاص طور پر توفیق مانگی جائے۔ آپ فرماتے ہیں "انسان کے لئے ایک کھلا اور صاف رستہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے اور وہ رستہ ایسا ہے کہ جس پر چل کر انسان بلا روک ٹوک' بلا خدشہ' بلا کسی قسم کی تکلیف اور دکھ کے' بلا ناامیدی کے' اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس تک پہنچنا انسان کی پیدائش کا مقصد ہے لیکن اگر اسے کوئی دقت پیش آتی ہے' اگر کسی مشکل سے سامنا ہوتا ہے' تو وہ اس کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اسے ناکامی اس لئے نہیں ہوتی کہ خدا نے اسے رستہ غلط بتایا ہے بلکہ اس لئے کہ وہ خود غلط رستے پر چلتا ہے وہ نامراد اس لئے نہیں رہتا کہ اس کے لئے عمدہ تدبیر نہیں' تدبیر تو ہے' مگر غلط تدبیر اختیار کرتا ہے' اسی طرح وہ دکھ میں اس لئے نہیں پڑتا کہ اس کا کوئی علاج نہیں' علاج ہے' لیکن وہ غلط علاج شروع کر دیتا ہے' اگر صحیح طریق اختیار کیا جائے تو کبھی ناامیدی نہیں ہو سکتی۔

پس کامیاب ہونے کے لئے صحیح راستہ کی تلاش کی جائے اور وہ صحیح راستہ سوائے اس کے کہ خدا کے حضور ہی انسان گر جائے' نہیں مل سکتا' کہتے ہیں دعا مفید چیز ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ واقعی دعا ایسی عمدہ اور مفید چیز ہے مگر بعض دفعہ دعا کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ انسان بارہا سمجھتا ہے کہ اس کا کوئی سہارا نہیں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان مشکلات سے گزر جائے مگر اس کو کوئی رستہ نظر نہیں آتا۔ وہ جانتا ہے کہ دعا ایک کارگر چیز ہے مگر سستی اسے ادھر متوجہ نہیں ہونے دیتی۔

پس دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے جب انسان خدا کے حضور گر پڑے تو اس کو دعا کی توفیق مل جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ جب دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے تو جب وہ دعا کے لئے دعا کر سکتا ہے تو اس مقصد کے لئے کیوں دعا نہیں کر سکتا جو حاصل کرنا چاہتا ہے' اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ ہر کام کے لئے ذرائع ہوتے ہیں دعا کے لئے جوش کی ضرورت ہوتی ہے اور جوش پیدا کرنے کے لئے زبان ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے جب انسان اپنی زبان کو حرکت میں لاتا ہے تو اس کے دل میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سینے کو کھول دیتا ہے اور یہی بات ہے جس کو سہارا کہا گیا ہے (-) اس کو ادا کیا گیا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس جب انسان اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہے تو خدا کی مدد اور نصرت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے اور اسے درد اور اضطراب کے ساتھ دعا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔"

یہ کسی قدر لمبا اقتباس ہم نے اس لئے پیش کیا ہے کہ آج کل کے ایام میں دعا زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے لیکن دعا موثر تو اسی صورت میں ہوگی کہ اس کی توفیق ملے ایک تو صرف زبانی کلامی دعا کر دی جاتی ہے۔ چند لفظ کہہ دیئے اور سمجھا کہ ہم نے دعا کر لی ہے اور ایک صحیح معنوں میں دعا کی جاتی ہے کہ انسان کا دل پگھل کر خدا تعالیٰ کے آستانے پر گرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا اثر اس طرح مانگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور دعا قبول ہو جاتی ہے اور اگر انسان دعا کرنے کی توفیق مانگے اور اسے توفیق مل جائے تو جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے اس کا راستہ صاف ہو جاتا ہے اور وہ اس راستے پر چل کر اپنی زندگی کا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔

انسانی زندگی میں کام تو بہت سے ہوتے ہیں اور وہ سب کاموں میں کامیاب ہونا چاہتا ہے لیکن ایک کام ایسا ہے جسے زندگی کا مقصد کہا جا سکتا ہے وہ دوسرے کاموں میں ناکام بھی ہو جائے تو کوئی ایسی بات نہیں۔ عارضی باتیں ہیں' آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں' لیکن اگر زندگی کے مقصد کے حصول میں ناکام ہو جائے تو یقیناً اس کی زندگی بے فائدہ اور بے کار ہو جاتی ہے۔

پس اس راستے کو اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ راستہ خدا تعالیٰ ہی بتاتا ہے اور خدا تعالیٰ جو راستہ بتاتا ہے وہ غلط نہیں ہو سکتا۔ وہ ہمیشہ درست ہوتا ہے اور انسان نتیجے سے محروم اس وقت رہتا ہے جب وہ غلط راستہ اختیار کرتا ہے۔ اگر صحیح راستہ اختیار کرے تو یقیناً صحیح نتیجہ حاصل کر لے گا اور اس معاملے میں صحیح نتیجہ انسان کی زندگی کے مقصد کا حصول ہے۔ مشکلات تو سامنے آ سکتی ہیں لیکن کوئی مشکل ایسی نہیں جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر دور نہ ہو سکے۔ کوئی دکھ ایسا نہیں جو اس راستے پر چلتے ہوئے ختم نہ ہو جائے۔ جس کا علاج موجود نہ ہو اور حقیقت یہ ہے کہ جب انسان خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے لگتا ہے تو اسے کسی صورت میں بھی ناکامی اور ناامیدی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ضرورت صرف اور صرف اس بات کی ہوتی ہے کہ انسان دعا کرے' دعا کی توفیق مانگے اور اس توفیق کے ملنے پر وہ صحیح راستے پر گامزن ہو جائے۔ خدا تعالیٰ ہی اس کا صحیح اور درست سہارا ہے اور اسی لئے کہا جا سکتا ہے کہ اس راستے پر چلتے ہوئے کوئی مشکل' کوئی تکلیف' کوئی دکھ ایسا نہیں ہے جسے دور نہ کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ان بابرکت ایام میں ہمیں دعا کرنے کی بھی توفیق دے اور صحیح معنوں میں دعا کی توفیق مانگنے کی بھی توفیق دے تاکہ ہماری دعائیں موثر ثابت ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں انہیں قبولیت کا درجہ ملے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے کہ ہم عبادت کرتے ہوئے دن میں کئی دفعہ یہ کہتے ہیں کہ "اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں" اور اس طرح اپنی عبودیت کا اظہار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آستانے پر گرتے ہیں کہ اس کی مدد اور اس کی نصرت ہمارے شامل حال ہو۔ ایسا کرتے ہوئے ہمیں ہمیشہ اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اور ہماری دعا کو سن کر وہ ہماری زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے اور ہمیں اپنے قرب میں جگہ عطا کر سکتا ہے۔

پس اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہمارا یہ کہنا کہ "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں" بھی دعا کی توفیق مانگنے والی بات ہے۔ ان الفاظ سے بھی دراصل دعا کرتے ہوئے دعا کی توفیق مانگتے ہیں اور جب اس طرح توفیق مانگی جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس طرح دعا کی توفیق مانگنے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

وقفِ جدید

ائمہ جماعت احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 27 دسمبر1996ء کو بیت الفضل لندن سے دنیا بھر کے 152 ممالک میں پھیلے ہوئے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے وقف جدید کے چالیسویں سال کا اعلان فرمایا۔ آپ نے وقف جدید کے آغاز کی مختصر تاریخ بیان فرمائی اور اپنی وقف جدید کے ساتھ وابستگی کا بھی ذکر کیا وہاں آپ نے تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات بیان کرتے ہوئے وقف جدید کی اہمیت واضح فرمائی۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے احباب کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے اور جماعت احمدیہ کی نئی نسل کو احمدیت کی روایات پر گامزن رہنے کے لئے وقف جدید کی ضرورت اور اہمیت کا جماعت کو احساس دلایا اور وقف جدید کے سلسلہ میں مالی قربانی کرنے والوں کو بھی اس امر کی نوید دی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال دینے سے اموال میں کمی نہیں آتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت دیتا ہے اور اس کے ثمرات ان کی اگلی نسلوں کو بھی ملتے رہیں گے۔

وقف جدید کیا ہے پاکستان میں جماعت احمدیہ کا بیشتر حصہ دیہاتی جماعتوں پر مشتمل ہے جہاں تعلیم و تربیت کی سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ان دیہات میں رہنے والے احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے 27 دسمبر 1957ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک عظیم الشان اور دوررس نتائج کی حامل تحریک وقف جدید کا اعلان فرمایا اور دیہات میں تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کے کام کو وسعت دینے اور موثر طور پر آگے بڑھانے کے لئے وقف جدید کو جاری فرمایا۔ وقف جدید کے قیام سے ہی دیہاتی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کا ایک موثر نظام جاری کرنا مقصود تھا۔ جس کے لئے معلمین وقف جدید کو تیار کرنا اور ان کا جماعتوں میں تقرر کر کے نئی نسل کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنا تھا تاکہ اس کے ذریعہ احمدیت کے مستقبل کو محفوظ کیا جا سکے۔ اور دیہات میں ذیلی تنظیموں ' انصار اللہ ' خدام الاحمدیہ ' اطفال الاحمدیہ ' لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کو منظم کر کے احباب جماعت کی تربیت کے نظام کو موثر بنایا جائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی 27 دسمبر 1957ء کو فرماتے ہیں۔

"میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک .... دس دس پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو... گویہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مد نظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں مگر بہرحال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

(الفضل 16- فروری 1958ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جلسہ سالانہ کے فوراً بعد احباب جماعت کے نام نہایت اہم اعلان جاری کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔

(الفضل 7 جنوری 1958ء)

ہماری سکیم ایسی ہے۔ جس کے ماتحت چار چار پانچ پانچ مربع میل میں ایک ایک سنٹر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اور ترقی ہو تو ایک ایک میل کے حلقہ میں بھی سنٹر قائم ہو سکتا ہے اگر ایک ایک میل میں ہم سنٹر مقرر کریں تو ہم ہمارے ملک میں کوئی جگہ ایسی باقی نہیں رہتی جہاں خدا (-) کی باتیں نہ ہوتی ہوں۔ جہاں (کلام الٰہی) کی تعلیم نہ دی جاتی ہو۔

(الفضل 15 مارچ 1958ء)

آپ نے وقف جدید کی اہمیت اور وسعت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

اگر اتنی رقم جمع ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے چوبیس ہزار آدمی رکھے جا سکتے ہیں۔ ہاں اگر یہ واقف زندگی ہمت کریں اور خوب کوشش کر کے جماعت بڑھانی شروع کر دیں تو ممکن ہے کہ اگلے سال ہی یہ صورت پیدا ہو جائے..... لیکن جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آگئے اور انہوں نے ہمت کر کے جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے۔

(الفضل 16 جنوری 1958ء)

"یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا۔ کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان منتقل ہو جائے گا تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے"۔

(الفضل 5 جنوری 1962ء)

آپ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر 28 دسمبر 1960ء میں اپنے روح پرور پیغام میں فرمایا۔

صحیح طور پر کام چلانے کے لئے کم از کم ایک ہزار معلمین کی ضرورت ہے اور ایسا کبھی ہو سکتا ہے جبکہ مالی لحاظ سے وقف جدید کو مضبوط بنایا جائے پس دوست ہمت سے کام لیں اور وقف جدید کو ترقی دیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک میں کام کرنے والوں کے ذریعہ جماعت کی تعداد میں ہر سال ترقی ہو رہی ہے اور اگر کام بڑھ جائے اور وقف جدید کی مالی حالت بہتر ہو جائے تو اس میں اور بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔

پس دوست اس تحریک کو کامیاب بنائیں اور نئے سال کے آغاز سے پہلے سے بھی زیادہ محبت اور جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور وہ آپ کو آپ کے فرائض کے سمجھنے اور ان ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے"۔

حضرت امام جماعت الثالث نے امامت پر متمکن ہوتے ہی جہاں جماعت کے قدم کو ترقی کی شاہراہ پر مزید تیز تر کر دیا وہاں آپ نے وقف جدید کی تحریک کا جائزہ لیتے ہوئے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہم نے اس تحریک کو ابتداءً دس کی تعداد سے شروع کیا۔ اگر ہم ہر سال اس میں دس دس کا اضافہ کرتے تب بھی اس وقت ہمارے پاس 90 واقفین ہونے چاہئے تھے لیکن اگر ہم اس تعداد میں ہر سال دس دس کی زیادتی کریں تو چونکہ ہم نے ہزاروں تک پہنچنا ہے اس لئے جب ہم پہلے ہزار پر پہنچیں گے تو ایک صدی گزر چکی ہو گی اور ہم اتنا لمبا عرصہ انتظار نہیں کر سکتے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت اس طرف توجہ دے تو ہر سال پہلے سال کی نسبت دگنی تعداد میں واقف آ سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا رہتا تو اس وقت واقفین کی تعداد پانچ ہزار کے قریب پہنچ چکی ہوتی۔ یعنی اگر دس واقفین تھے تو دوسرے سال 20 واقفین رکھے جاتے۔ تیسرے سال چالیس رکھے جاتے اور چوتھے سال اسی تک ان کی تعداد پہنچ جاتی اور اس طرح نو سال میں ان کی تعداد 5110 تک پہنچ جاتی اگر ہم پہلے سال کی نسبت واقفین کی تعداد میں ڈیڑھ گنا اضافہ بھی کرتے رہتے تب بھی ہماری ضرورت ایک حد تک پوری ہو جاتی بشرطیکہ ہم اس تناسب سے اپنے چندوں میں اضافہ کرتے جاتے لیکن اس نسبت یعنی ڈیوڑھی نسبت کے ساتھ بھی واقفین نہیں آئے بلکہ سوائی نسبت کے ساتھ یا ہر سال 1/5 یا 1/10 کی زیادتی کے ساتھ واقفین اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے ورنہ وہ فوری ضرورتیں پوری ہو جاتیں جو اس وقت ہمارے سامنے آ رہی ہیں۔

(الفضل 13- اکتوبر 1966ء)

خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت امام جماعت الثانی نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے.... وقف جدید کی تنظیم جماعت کی تربیت کے لئے بڑی اہم تنظیم ہے

الفضل 4 جنوری 1967

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"کوشش ہونی چاہئے اس میں تعداد زیادہ ہو... کثرت کے ساتھ احمدی بچے عورت بوڑھے جوان اس میں شامل ہوں..... وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں"۔

(از ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

"یہ تحریک اللہ نے چاہا تو ایک لمبی چلنے والی تحریک ہے اور بہت ہی نتیجہ خیز ثابت ہو گی۔.... میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعتیں جو اس تحریک کے فوائد سے غافل رہنے کی وجہ سے اس میں ہلکا سا حصہ لیتی رہی ہیں اب اس تحریک میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں گی"

(الفضل 11 جنوری 1989ء)

دفتر اطفال کا قیام

حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک دن سے لے کر 15 سال تک کے لڑکے اور لڑکیوں کے لئے 1966ء میں دفتر اطفال کے قیام کا اعلان فرمایا۔

"میں آج احمدی بچوں (اطفال و ناصرات) سے اپیل کرتا ہوں کہ (-) بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک میں واقع ہو گئی ہے۔

(خطبہ فرمودہ 7- اکتوبر 1966ء)

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں .... اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہنوں میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو"۔

(الفضل 11 جنوری 1967ء)

"اگر سارے کے سارے اطفال و ناصرات اس طرف توجہ کریں یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ جماعت کے وہ تمام بچے جن کی عمر ابھی پندرہ سال کی نہیں ہوئی۔ ایک منٹ کی عمر سے لے کر پندرہ سال کی عمر تک جتنے بچے اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کو دیئے ہیں اگر ان کی طرف سے یا وہ خود اگر وہ کچھ شعور رکھتے ہیں وقف جدید کے لئے.... دیں تو... اللہ تعالیٰ ان کے بچپن سے ہی برکات کے سامان پیدا کرنے شروع کر دے گا۔

(الفضل 10 نومبر 1967ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدی بچوں کی وقف جدید میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

"بچوں کے متعلق تو شروع سے ہی یہ تحریک بہت زور دے رہی ہے اور حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے اس طرف بہت توجہ دلائی کہ

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

جو جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کریں۔ اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کریں مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے آپ بھی عفو کریں۔ رحم ہے۔ حلم ہے۔ کرم ہے۔ آپ بھی رحم کریں۔ حلم کریں۔ لوگوں سے کرم کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطاء المنان طاہر انچارج تشحیذی فورم

بشکریہ تشحیذ الاذہان جنوری 1997ء

تشحیذی فورم کا دورہ دفتر الفضل و ضیاء الاسلام پریس ربوہ

ادارہ تشحیذ نے یہ اہتمام کیا کہ تشحیذی فورم میں شامل چند بچوں اور بچیوں کو دفتر الفضل ربوہ اور ضیاء الاسلام پریس ربوہ کا مطالعاتی دورہ کروایا جائے۔ چنانچہ اس دورے میں تشحیذی فورم کے نو بچوں اور چار بچیوں نے شرکت کی جن کے نام یہ ہیں۔

1- مرزا حارث فضل احمد 2- محمد آصف خان 3- محمد موسیٰ 4- حافظ راحت احمد 5- حافظ صباحت احمد 6- شمیم احمد 7- مسعود آصف احمد 8- ہارون احمد 9- مرزا محمود احمد 10- مدیحہ احمد خان 11- شائلہ غفور 12- امتہ الناصر رابعہ 13- عطیہ الودود فرحت۔

اس دورے کی رپورٹ قارئین تشحیذ کے لئے پیش ہے۔

دفتر الفضل ربوہ تمام بچے قریباً صبح دس بجے دفتر الفضل میں پہنچے۔ سب سے پہلے مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ سے ان کے دفتر میں ہی ملاقات کی انہوں نے خندہ پیشانی سے بچوں کو خوش آمدید کہا۔ ان سے کچھ سوالات پوچھے گئے انہوں نے نہایت محبت اور شفقت سے تمام بچوں کے سوالوں کے جواب دیئے۔

عطاء المنان طاہر:۔ مولانا صاحب آپ سب سے پہلے الفضل کا کچھ تعارف کروادیں یعنی یہ سب سے پہلے کب شائع ہوا تھا اور اس وقت سے لے کر آج تک اس کی کہانی مختصراً بچوں کو بتا دیجئے؟

ایڈیٹر صاحب:۔ اخبار الفضل 1913ء میں شروع ہوا تھا پہلے یہ اخبار ہفتہ وار تھا پھر ہفتے میں تین دفعہ شائع ہوا اور اس کے بعد روزنامہ بن گیا۔ اس کے پہلے ایڈیٹر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے جو بعد میں جماعت کے احمدیہ کے دوسرے امام بنے۔ یہ ہے مختصر کہانی الفضل کی۔

مرزا حارث فضل احمد:۔ الفضل کے پہلے ایڈیٹر تو آپ نے بتائے۔ ان کے بعد اب تک کے ایڈیٹر صاحبان کے متعلق کچھ بتائیں!

ایڈیٹر صاحب:۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اس کے ایڈیٹر تھے۔ اس وقت وہ امام جماعت نہیں تھے۔ جب وہ امام جماعت بن گئے تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اس کے ایڈیٹر بنے۔ ان کے بعد قاضی ظہور الدین اکمل صاحب اس کے ایڈیٹر رہے۔ (اس کے بعد کئی ایڈیٹرز رہے سب کے نام تو مجھے یاد نہیں) ہاں منشی غلام نبی صاحب نے قریباً 36 سال یہ اخبار نکالا ہے۔ ان کے بعد روشن دین صاحب تنویر آئے پھر مسعود احمد خان صاحب دہلوی آئے ان کے بعد میری باری آئی۔

آصف خان:۔ "الفضل" کا نام کس نے رکھا تھا؟

ایڈیٹر صاحب:۔ الفضل کا نام حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب امام جماعت الاول نے رکھا تھا۔

حافظ راحت احمد:۔ الفضل اخبار کن مراحل سے گزر کر تیار ہوتا ہے؟

ایڈیٹر صاحب:۔ الفضل کا آغاز مضامین آنے سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی جو مضامین آتے ہیں ان کو پہلے میں دیکھتا ہوں پھر محترم یوسف سہیل شوق صاحب نائب ایڈیٹر کو دیتا ہوں وہ بھی دیکھ لیتے ہیں پھر وہ مضمون کمپوزنگ کے لئے دے دیا جاتا ہے۔ یعنی کمپیوٹر کے ذریعے اچھی لکھائی میں لکھا جاتا ہے۔ پھر اس کی پروف ریڈنگ کی جاتی ہے۔ پروف ریڈنگ (Proof reading) کے بعد پیسٹنگ (pasting) کا مرحلہ آتا ہے۔ یعنی تمام مضامین ' اعلانات ' اقتباسات اور خبروں کو معین صفحات پر چسپاں کیا جانا اور جب کاپی تیار ہو جاتی ہے تو پھر میں ایک دفعہ اسے چیک کر کے اس پر دستخط کرتا ہوں۔ ان دستخطوں کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ کاپی چھپنے کے قابل ہے۔ پھر وہ کاپی پریس میں بھجوادی جاتی ہے۔ وہاں جا کر چھپائی وغیرہ کا سارا کام ہوتا ہے۔

آصف خان:۔ الفضل انٹرنیشنل لندن سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں اور اس الفضل میں کیا فرق ہے؟

ایڈیٹر صاحب:۔ اس کے نکلنے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ہم پر تو پابندیاں ہیں۔ (مجھ پر اس وقت 41 مقدمے ہیں) لیکن الفضل انٹرنیشنل میں سب کچھ چھپ سکتا ہے۔ وہ خطبہ پورے کا پورا شائع کرتے ہیں لیکن ہم کو آیات ' احادیث اور کئی الفاظ نکالنے پڑتے ہیں۔ بعض موضوع ہی نکال دیتے ہیں۔ لیکن الفضل انٹرنیشنل میں سب کچھ چھپتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انٹرنیشنل اخبار کے ذریعے حضرت صاحب کی مصروفیات سے آگاہی ہوتی ہے۔

عطاء المنان طاہر:۔ مولانا آپ تشحیذ الاذہان کے ذریعے بچوں کو کوئی پیغام دینا پسند کریں گے؟

ایڈیٹر صاحب:۔ آپ سب کو لکھنا چاہئے۔ خدا کرے کہ آپ سب جماعت کے لکھاری بن جائیں کیونکہ حضرت بانی سلسلہ کو اللہ نے کہا تھا "سلطان القلم" یعنی "قلم کا بادشاہ" اور ہر بادشاہ کی فوج ہوتی ہے اس کے درباری ہوتے ہیں۔ اکیلا بادشاہ نہیں ہوتا۔ پس اگر ہم لکھیں تو ہم حضرت صاحب کی فوج میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پس آپ پڑھیں پھر سوچیں اور سوچنے کے بعد لکھیں۔

نیوز روم اس آخری سوال کے بعد تمام بچے نیوز روم میں آئے جہاں الفضل کے نائب ایڈیٹر محترم یوسف سہیل شوق صاحب موجود تھے۔

عطاء المنان صاحب طاہر:۔ شوق صاحب آپ بچوں کو نیوز سیکشن کا کچھ تعارف کروادیں؟

مکرم شوق صاحب:۔ ہمارا کام یہ ہے کہ جو کچھ اخبار میں چھپتا ہے ہم اسے تیار کرتے ہیں۔ ہمارے کام کی بنیاد ایڈیٹر صاحب کی ہدایات پر ہوتی ہے۔ وہ جس مضمون کے متعلق فرمائیں ہم اسے چیک کرتے ہیں اور اسے مرتب کرتے ہیں اسی طرح اعلانات کی تیاری اور آخری صفحے پر شائع ہونے والی خبریں ہم تیار کرتے ہیں۔

رابعہ:۔ الفضل میں جو خبریں شائع ہوتی ہیں وہ آپ کہاں سے لیتے ہیں یعنی ان کا ذریعہ کیا؟

مکرم شوق صاحب:۔ ہمارا اخبار بنیادی طور پر ایک مذہبی اخبار ہے۔ ہمارا زیادہ زور مضامین وغیرہ پر ہوتا ہے۔ خبریں اس لئے دیتے ہیں تاکہ ہمارے قارئین جو دور دراز دیہات میں بھی ہیں وہ بھی اہم ملکی خبروں سے آگاہ ہو جائیں۔ خبریں عام اخبارات سے ' ریڈیو سے اور ٹیلی ویژن سے لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شہروں میں ہمارے نمائندے بھی ہیں جو ہمیں خبریں بھیجتے رہتے ہیں۔ الفضل انٹرنیشنل لندن سے بھی ہمارا رابطہ ہے اگر کوئی خاص یا اہم خبر ہو تو وہ ہمیں بھیج دیتے ہیں۔

عطاء المنان طاہر:۔ الفضل میں جو مضامین چھپنے کے لئے آتے ہیں ان میں جو واقعات اور تاریخیں وغیرہ ہوں ان کو آپ کیسے چیک کرتے ہیں یعنی ان کے درست ہونے کی تسلی آپ کیسے کرتے ہیں؟۔

مکرم شوق صاحب:۔ اس سلسلے میں ہمارا زیادہ انحصار اپنے قارئین پر ہوتا ہے۔ اگر مضمون میں کوئی تاریخ یا واقعہ ایسا ہو جس کے بارے میں ہمیں شک ہو تو ہم لکھنے والے سے اس کا ثبوت طلب کرتے ہیں۔ اگر وہ ہماری تسلی کروادے تو پھر ہم وہ مضمون شامل اشاعت کرتے ہیں۔

آصف خان:۔ آپ کے پاس کیا کوئی لائبریری بھی ہے جیسا کہ اخبارات کے دفاتر میں لائبریریاں ہوتی ہیں؟

مکرم شوق صاحب:۔ ہمارے پاس ایک لائبریری ہے جس میں فوری ضرورت کی تمام کتب موجود ہیں۔ ایسی کتب جن کو ریفرنس بکس کہا جاتا ہے۔ وہ ہمارے پاس زیادہ ہیں کیونکہ زیادہ تو انہی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس سوال کے بعد مکرم یوسف سہیل صاحب تمام بچوں کو کمپیوٹر روم میں لے گئے جہاں پر "الفضل" کی کمپوزنگ (یعنی کتابت) ہوتی ہے۔

کمپیوٹر روم کمپیوٹر روم میں پہنچ کر جناب یوسف سہیل شوق صاحب نے بتایا کہ جب ایڈیٹر صاحب کسی چیز کی منظوری دیتے ہیں پھر ہم اس کو تیار کرتے ہیں تب وہ مسودہ اس کمرے میں آجاتا ہے۔ یہاں وہ مسودہ کمپوز (Compose) ہوتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے الفضل کی کتابت ہوا کرتی تھی یعنی کاتب ہاتھ سے لکھتے تھے۔ لیکن زمانے کی ترقی سے جدید سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ گزشتہ دو سال سے ہمارے ہاں بھی کمپیوٹر آگیا ہے۔ کمپیوٹر سے کام تیز بھی ہوتا ہے اور خوبصورت بھی اور بڑا آسان بھی ہوتا ہے۔

اس تعارف کے بعد تشحیذی فورم کے بچوں نے چند سوالات کئے۔

مرزا محمود احمد: (کمپیوٹر آپریٹر سے) یہ Key Board تو انگریزی میں ہے یعنی اس پر انگریزی حروف ہیں جب کہ آپ الفضل اردو میں لکھتے ہیں یہ کیسے ہوتا ہے؟

کمپیوٹر آپریٹر:۔ اس کمپیوٹر کے ذریعہ اردو بھی لکھ سکتے ہیں اور انگریزی بھی Key Board پر صرف انگریزی حروف ہی ہیں لیکن کمپیوٹر ان کو اردو میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس طرح ہم کمپیوٹر کے ذریعہ اردو بھی لکھ سکتے ہیں۔

محمد موسیٰ:۔ جو الفضل آپ کمپیوٹر کے ذریعے لکھتے ہیں کیا ان کو کمپیوٹر محفوظ رکھتا ہے یا ضائع کر دیتا ہے۔

کمپیوٹر آپریٹر:۔ ہم اسے محفوظ بھی رکھ سکتے ہیں اور ختم بھی کر سکتے ہیں۔ اگر رکھنے ہوں تو کمپیوٹر کی ڈسک (Disk) میں محفوظ کر لیتے ہیں۔

کمپیوٹر روم دیکھنے کے بعد بچوں کو پروف ریڈنگ کا کمرہ دکھایا گیا۔ یہاں پر کمپیوٹر سے آنے والی کاپی کو پڑھتے ہیں اور کمپوزنگ کی غلطیوں کی نشاندھی ہوتی ہے۔ پروف ریڈر صاحبان جب کسی مسودے کو چیک کر لیتے ہیں تو پھر وہ مسودہ پیسٹنگ کے شعبے میں چلا جاتا ہے۔

پیسٹنگ کیبن پیسٹنگ کا کام ایک چھوٹے سے کیبن میں کیا جاتا ہے۔ بچوں نے پیسٹنگ ہوتی ہوئی دیکھی اور ان سے سوالات بھی کئے۔

عطیہ:۔ پیسٹنگ کیا ہوتی ہے اور اس کا کیا طریق ہے؟

پیسٹر:۔ مسودے کو اخبار کی صورت میں ڈھالنے کا کام پیسٹنگ کہلاتا ہے۔ یعنی ہم چھپنے والے سارے مواد کو الفضل اخبار کی شکل میں تبدیل کرتے ہیں۔ پیسٹنگ اس طرح کی جاتی ہے کہ بٹر پیپر (ایک خاص قسم کا کاغذ) کے نیچے مسطر (صفحات کی لمبائی چوڑائی کا نمونہ) رکھا جاتا ہے پھر تمام مضامین وغیرہ کو اس بٹر پیپر پر ڈمی Dummy کے مطابق پیسٹ کیا جاتا ہے۔ Dummy وہ نقشہ ہوتا ہے جس کے مطابق ہم سارے مواد کو پیسٹ کرتے ہیں۔ یعنی Dummy میں یہ بتایا گیا ہوتا ہے کہ فلاں مضمون کو کس صفحے پر رکھنا ہے۔ یا فلاں مضمون کون سے صفحے پر آئے گا۔ یہ Dummy مکرم ایڈیٹر صاحب خود تیار کر کے ہمیں بھجواتے ہیں۔

مینجر کا دفتر الفضل کے مینجر ہیں مکرم آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ جو کہ ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی بھی ہیں ان سے بچوں نے بہت معلومات حاصل کیں۔

شائلہ:۔ مینجر کا کیا کام ہوتا ہے؟

مکرم آغا صاحب:۔ الفضل کی طباعت کروانا اور اسے پاکستان اور بیرون ملک میں تقسیم کروانا مینجر کے ذمے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مالی امور کا حساب کتاب رکھنا بھی مینجر کے ذمے ہے۔ اسی طرح اشتہارات وغیرہ لینا بھی ہمارے شعبے کا کام ہے۔

شائلہ:۔ دوسرے اخبارات روز کے روز پورے پاکستان میں پہنچ جاتے ہیں کیا الفضل بھی روزانہ ہر قاری تک پہنچ جاتا ہے؟

مکرم آغا صاحب: ایسا تو نہیں۔ ربوہ میں تو ای

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن پہنچ جاتا ہے۔ باقی دور دراز کی جگہوں پر ایسے ذرائع ہمیں ابھی میسر نہیں کہ ہم ایجنسیوں کے ذریعے بھجوا سکیں اس لئے ہم ڈاک کے ذریعے بھجواتے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں ایجنسیاں قائم ہیں وہاں تقریباً روز کا روز یا آج کا الفضل اگلے دن قارئین تک پہنچ جاتا ہے۔

آصف خان:۔ ربوہ کے بعد سب سے زیادہ الفضل کس شہر میں تقسیم ہوتا ہے؟

مکرم آغا صاحب:۔ ربوہ کے بعد سب سے زیادہ اخبار لاہور میں تقسیم ہوتا ہے۔ اور وہاں دوسرے اخبارات کی طرح الفضل بھی اخبار فروش تقسیم کرتے ہیں اور قیمت بھی وہی وصول کرتے ہیں۔

حافظ صباحت احمد:۔ الفضل روزانہ کتنی تعداد میں شائع ہوتا ہے؟

مینجر:۔ روزانہ کا اخبار تقریباً چھ ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ جب کہ خطبہ نمبر دو ہزار کی تعداد میں زائد چھپتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ ایک اخبار کئی افراد پڑھتے ہیں۔ بعض اوقات پورے گاؤں میں ایک ہی اخبار جاتا ہے اور عبادت کے بعد وہ پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس طرح پڑھنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مینجر صاحب سے ملنے کے بعد بچوں کو الفضل کے دفتر کے خوبصورت باغیچے میں چائے پیش کی گئی اور بچوں کی ایڈیٹر صاحب، نائب ایڈیٹر صاحب اور مینجر صاحب کے ساتھ تصاویر بنائی گئیں۔

ضیاء الاسلام پریس روزنامہ "الفضل" ربوہ کا دفتر دیکھنے کے بعد سب بچے ضیاء الاسلام پریس پہنچے جہاں اخبار چھپتا ہے۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ کے انچارج محترم قاضی منیر احمد صاحب ہیں۔ انہوں نے خوبصورت لہجے اور دلچسپ انداز میں بچوں کو پریس کا دورہ کرایا۔ اور چھپائی کے تمام مراحل کا تعارف کروایا اور ایک کاپی کو عملی طور پر تمام مراحل سے گزارا۔ بچوں نے تمام مراحل کو بڑی دلچسپی سے دیکھا اور ساتھ ساتھ سوالات بھی کرتے رہے۔ قاضی منیر احمد صاحب ساتھ ساتھ سوالوں کے جواب بھی دیتے رہے۔

پلیٹ کی تیاری پریس میں جو چیز بھی چھاپنی ہو اس کی ایک پلیٹ تیار کی جاتی ہے۔ یہ پلیٹ المونیم کی ہوتی ہے۔ اس پلیٹ پر فوٹو گرافی کا مصالحہ لگایا جاتا ہے۔ اور پھر اسے ایک مشین میں خشک کر لیا جاتا ہے۔ خشک ہونے کے بعد المونیم (Aluminium) کی یہ پلیٹ نیگیٹو کی طرح بن جاتی ہے۔ پھر بٹر پیپر پر تیار شدہ کاپی کو اس پلیٹ پر لگا کر ویکم مشین میں رکھا جاتا ہے۔ ویکم مشین میں بٹر پیپر پلیٹ کے ساتھ مکمل طور پر جڑ جاتا ہے درمیان میں کوئی خلا نہیں رہتا۔ تب اس مشین کا رخ سورج کی طرف کر دیا جاتا ہے اور دو تین منٹ روشنی میں رکھا جاتا ہے۔ فوٹو گرافی کے مصالحے کی وجہ سے تحریر کا عکس پلیٹ پر آجاتا ہے۔ اور پلیٹ پر تحریر کی فوٹو بن جاتی ہے۔ اس کے اوپر پھر ڈویلپر ڈالا جاتا ہے۔ ڈویلپر تحریر کے عکس والی جگہ سے فوٹو گرافی کا مصالحہ اتار دیتا ہے جب کہ باقی جگہ پر مصالحہ لگا رہتا ہے۔ پھر اس پر آئرن کا تیزاب ڈالا جاتا ہے۔ یہ تیزاب تحریر والی جگہ سے پلیٹ کو کھاتا ہے۔ اور تحریر والی جگہ سے پلیٹ گہری ہو جاتی ہے اس عمل کو ایجنگ (Aging) کہتے ہیں۔ پھر اس کو پانی سے دھو لیتے ہیں جس سے مصالحہ اور تیزاب وغیرہ اتر جاتے ہیں۔ پھر اس پلیٹ پر لائیکر لگایا جاتا ہے۔ لائیکر لگانے کے بعد پلیٹ پر سیاہی لگائی جاتی ہے۔ سیاہی لگانے کے بعد اس کو دوبارہ دھویا جاتا ہے۔ پلیٹ پر جہاں تحریر کا عکس تھا وہاں سے تیزاب نے پلیٹ کو گہرا کر دیا تھا۔ جب سیاہی لگائی تو سیاہی گہرائی کے اندر محفوظ ہو گئی۔ پھر جب پلیٹ کو دھویا گیا تو سیاہی صرف تحریر کی جگہ پر لگی رہی باقی جگہوں سے اتر گئی۔ اس طرح پرنٹنگ کے لئے پلیٹ تیار ہو گئی۔ قاضی صاحب نے بتایا کہ یہ پرنٹنگ کا آفسٹ سسٹم ہے۔ پلیٹ کی تیاری کے دوران جو سوالات کیے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

آصف خان: آپ پلیٹ کو سورج کی روشنی میں تیار کرتے ہیں اگر کسی دن بادل ہوں تب آپ کیا کرتے ہیں؟

مکرم قاضی صاحب:۔ جب دھوپ نہ ہو تو ہم بجلی کے ذریعہ روشنی پیدا کر کے اس کے آگے مشین رکھ دیتے ہیں یوں کام چل جاتا ہے۔

مرزا حارث فضل احمد:۔ کیا ایک پلیٹ دوبارہ استعمال ہو سکتی ہے؟

قاضی منیر احمد صاحب:۔ جی ہاں ہم اس کو دوبارہ قابل استعمال بنا لیتے ہیں۔ آئیے میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ ہم کیسے اس کو دوبارہ قابل استعمال بناتے ہیں۔ پھر قاضی صاحب ہم کو ایک پرشور کمرے میں لے گئے۔ کمرے میں لکڑی کا ایک تختہ تھا جس کے چاروں کونوں پر لوہے کی سلاخیں تھیں انہیں سلاخوں کے ذریعے یہ کمرے میں لٹک رہا تھا۔ اس تختے میں پلیٹ کو رکھ کر اس کے اوپر سینکڑوں بلور ڈالے ہوئے تھے اور وہ تختہ مشین کے ذریعہ مسلسل ہلایا جا رہا تھا۔ اس مشین کو گرین مشین کہتے ہیں۔ قاضی صاحب نے بتایا کہ بلور (شیشے کے گول ٹکڑے) پلیٹ سے مسلسل رگڑتے رہتے ہیں۔ اور اس رگڑ کے نتیجے میں پلیٹ بالکل ہموار اور صاف ہو جاتی ہے اور دوبارہ قابل استعمال بن جاتی ہے۔

آصف خان:۔ ایک پلیٹ کتنی مرتبہ استعمال ہو سکتی ہے؟

قاضی صاحب:۔ کوئی سات آٹھ مرتبہ استعمال ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

اس بعد قاضی صاحب ہمیں پریس مشین کے پاس لے گئے جہاں تیار شدہ پلیٹ کے ذریعے پرنٹنگ ہوتی ہے۔

پرنٹنگ تیار شدہ پلیٹ کے اوپر گوند لگائی گئی اور پھر اسے مشین میں فٹ کر دیا گیا۔ قاضی صاحب نے بتایا کہ یہ آٹومیٹک مشین ہے جو خود ہی کاغذ اٹھائے گی اور مشین کے اندر سے چھپ کر یہ کاغذ باہر آجائے گا۔ یہ پرنٹنگ کی آفسٹ مشین ہے۔ اس مشین کے اوپر جو رولے ہیں ان کے ذریعے پلیٹ کو سیاہی لگتی ہے۔ پلیٹ پر تحریر سیدھی ہے۔ اگر اس کو ہم کاغذ پر لگائیں تو تحریر الٹی چھپے گی۔ (پیارے بچو جس طرح مہر پر تحریر الٹی ہوتی ہے لیکن جب ہم اسے لگاتے ہیں تو تحریر سیدھی ہو جاتی ہے) اس کے حل کے لئے پلیٹ اور کاغذ کے درمیان ربڑ کے ایک رولر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ پلیٹ سے تحریر ربڑ کے رولر پر الٹی منتقل ہو جاتی ہے پھر وہ الٹی تحریر کاغذ پر لگتی ہے تو سیدھی ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد مشین چلائی گئی اور دھڑا دھڑ اخبار چھپنے لگا۔ چلتی ہوئی مشین کو بچوں نے بڑی دلچسپی سے دیکھا اور بڑا حظ اٹھایا۔ مشین کا کاغذ اٹھانے والا حصہ سب سے زیادہ توجہ کا مرکز بنا رہا۔ پھر قاضی صاحب نے بتایا کہ چھپائی کے بعد ہم کاغذ کو صفحات کے لحاظ سے کٹر مشین پر کاٹ لیتے ہیں پھر ان کاغذوں کو فولڈ کر کے اخبار یا رسالہ تیار کر لیا جاتا ہے۔ پرنٹنگ کے دوران بھی قاضی صاحب سے چند سوالات پوچھے گئے۔

مرزا حارث فضل احمد: ایک گھنٹے میں قریباً کتنی کاپیاں نکلتی ہیں۔

قاضی صاحب:۔ ایک گھنٹے میں قریباً ایک ہزار کاپیاں چھپ جاتی ہیں۔

شمیم احمد:۔ آپ کب سے اس پریس کے انچارج ہیں؟

قاضی صاحب:۔ میں 1982ء سے اس پریس کا انچارج ہوں۔

عطاء المنان طاہر:۔ قاضی صاحب ایک آخری سوال ہے۔ آپ جماعت کے تمام مرکزی رسائل کے پرنٹر ہیں۔ ملکی حالات کی وجہ سے کیا آپ کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

قاضی صاحب:۔ اس پریس پر تمام مرکزی رسائل اور روزنامہ اخبار چھپتا ہے۔ آرڈیننس کے بعد ہم پر مختلف مقدمات بنتے رہتے ہیں۔ اور مجھ پر پرنٹر ہونے کی وجہ سے ہر مقدمہ بنتا ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اس وقت مجھ پر 92 کیس مختلف شہروں میں بنے ہوئے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے کام میں کبھی رکاوٹ نہیں آئی یہ مسلسل جاری ہے۔

اس کے بعد قاضی صاحب نے بچوں کو ٹھنڈا مشروب پیش کیا۔ پھر ادارہ تشحیذ الاذہان کی جانب سے قاضی صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا۔ آخر پر دو تین بچوں سے پوچھا گیا کہ آپ کو دورہ کیسا لگا۔ ان کے تاثرات یہ تھے۔

مرزا محمود احمد: دورہ بہت اچھا تھا اور تشحیذ الاذہان کو ایسے دورے کرواتے رہنا چاہئے۔ مجھے سب سے اچھا پریس لگا۔

حافظ صباحت احمد: مجھے چلتی ہوئی مشین بہت اچھی لگی۔

محمد موسیٰ:۔ مجھے سب سے اچھی نسیم سیفی صاحب سے ملاقات لگی۔

امتہ الناصر رابعہ: دورہ بہت دلچسپ اور اچھا تھا۔

OOO

قرارداد تعزیت

بروفات محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

(منجانب مجلس انصار اللہ ضلع لاہور)

مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کا اجلاس عاملہ منعقدہ یکم دسمبر 1996ء محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی وفات پر گہرے اور دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کی وفات مورخہ 21۔ نومبر 1996ء کو ہوئی۔ ان کی وفات بلاشبہ "موت العالم موت العالم" کی مصداق ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب 29 جنوری 1926ء کو پیدا ہوئے ان کی پیدائش سے قبل ان کے والد بزرگوار چوہدری محمد حسین صاحب کو ایک کشف کے ذریعہ ان کی پیدائش کی اطلاع دی گئی اور بتایا گیا کہ ان کا نام "عبدالسلام" رکھا جائے۔ ان کے والد صاحب جھنگ کی معروف شخصیت تھے اور ان کو جماعت احمدیہ سے گہرا لگاؤ تھا۔ 1979ء میں انہیں تھیوری آف یونیفیکشن پر نوبل انعام دیا گیا۔ 1989ء میں انہیں ملکہ برطانیہ نے آنریری نائٹ آف برٹش امپائر بنایا۔ ڈاکٹر صاحب کو دنیا بھر کی مختلف یونیورسٹیوں کی طرف سے ڈاکٹر آف سائنس کی چالیس اعزازی ڈگریاں دی گئیں۔ وہ 1957ء میں امپریل کالج لندن کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ 1959ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو ستارہ پاکستان اور پرائڈ آف پرفارمنس دیئے گئے۔ 1961ء سے 1974ء تک صدر پاکستان کے سائنسی مشیر رہے۔ 1964ء میں ٹریسٹ اٹلی میں انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس قائم ہوا تو ڈاکٹر صاحب اس کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے انہوں نے 42 سال برطانیہ میں رہنے کے باوجود برطانیہ کی شہریت حاصل نہ کی اور پاکستانی شہریت کو برقرار رکھا انہوں نے تیسری دنیا کے سائنس دانوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ہمیشہ اہم کردار ادا کیا اور اس غرض کے لئے اپنی تمام تر دولت بھی وقف کر رکھی تھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے فیض کو تا قیامت زندہ رکھے اور ائمہ احمدیت کی خواہش کے مطابق جماعت میں ہزاروں عبدالسلام پیدا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ ضلع لاہور

OOO

گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

شیخ مجیب کے قتل کی تحقیقات

بنگلہ دیش کے بانی بنگ بندھو شیخ مجیب الرحمن کو جو عوامی لیگ کے سربراہ تھے' بنگلہ دیش قائم ہونے کے چند سال کے اندر ہی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد بنگلہ دیش فوجی حکمرانی کے حوالے رہا اور یکے بعد دیگرے فوجی حکمران ہی آتے رہے۔ بیچ میں تھوڑا سا وقفہ پڑتا رہا مگر جلد ہی دوسرا فوجی حکمران آجاتا رہا۔ آخر کار آخری فوجی حکمران جنرل حسین محمد ارشاد کو تخت سے ہٹا کر تخت یعنی جیل میں پہنچایا گیا جہاں وہ اگلی حکومت کی ساری مدت میں جیل ہی میں رہے۔ اور اب بھی جیل سے ان کی رہائی کا سبب یہ بنا کہ ان کی سیاسی جماعت نے چند سیٹیں حاصل کر لی تھیں۔ یہ چند سیٹیں ایسی تھیں جو حکمران عوامی لیگ کو اپنی حکومت مضبوط بنانے اور قائم رکھنے کے لئے بہت ضروری تھیں۔ جنرل ارشاد کی سیاسی پارٹی نے اس شرط پر حکومت میں حصہ ڈالا کہ جنرل ارشاد کو رہا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ پہلے انہیں وقفوں وقفوں سے پیرول پر رہائی ملتی رہی اور اب حال ہی میں انہیں باضابطہ طور پر ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

بات ہو رہی تھی بنگ بندھو کی ہلاکت کی۔ شیخ مجیب الرحمٰن ہلاک ہوئے تو ان کی ہلاکت کی تفتیش پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا اور ان کے قاتلوں کو پکڑنے کا ہمیشہ مطالبہ ہوتا رہا۔ شیخ مجیب الرحمٰن کی ہلاکت کے لگ بھگ بیس سال کے بعد ان کی سیاسی جماعت اور ان کی سیاسی پارٹی عوامی لیگ برسراقتدار آئی تو شیخ مجیب کی ہلاکت کی پھر سے تحقیقات ہوئی ہے اور اس سلسلے میں ڈھاکہ سے ملنے والی خبروں کے مطابق شیخ مجیب کے قتل کے سلسلے میں 25۔ افراد کے خلاف فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔

بنگلہ دیش کی پولیس نے سابق صدر مجیب الرحمٰن کے قتل کے سلسلے میں جن افراد پر فرد جرم عائد کی ہے ان میں ایک سابق وزیر کے علاوہ متعدد ریٹائرڈ فوجی افسر اور ایک فوجی افسر کی اہلیہ بھی شامل ہیں۔ ان میں سے نو افراد کو پہلے ہی حراست میں لیا جا چکا ہے۔ جن میں سے ایک سابق فوجی افسر نے اعتراف جرم کر لیا ہے۔ جبکہ دیگر افراد ملک سے باہر ہیں ان میں سے بعض افراد تو پہلے ہی ملک سے باہر تھے اور بعض عوامی لیگ کی حکومت آنے کے بعد ملک سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

بنگلہ دیش کے بانی کو انصاف اب ملا ہے۔ لیکن اس انصاف کے ساتھ اقتدار کی شرط لگی ہوئی تھی۔ شاید انصاف بھی طاقت کے زور پر ملتا ہے۔ اور یہ بات صرف بنگلہ دیش ہی میں سچ نہیں۔ ہمارے علاقے کے اکثر ملکوں میں انصاف حاصل کرنے کے لئے طاقت بھی حاصل کرنی پڑتی ہے۔

OOO

طالبان کی طاقت میں اضافہ

ماضی قریب میں جب طالبان نے کابل کو فتح کیا تھا تو ایسے آثار نظر آ رہے تھے کہ طالبان کی مخالف افواج جلد متحد ہو جائیں گی اور ان کے مخالف مل جل کر طالبان کو اقتدار سے اور کابل سے باہر نکال ڈالیں گے۔ ابتدائی خبریں ایسی تھیں کہ طالبان فلاں جگہ سے شکست کھا رہے ہیں اور فلاں جگہ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں اور یہ کہ ابھی چند دن میں طالبان کے خلاف مشترکہ اتحاد کابل پر فیصلہ کن حملہ کر دیگا۔ چنانچہ طالبان کے سرپرست اور غیر اعلان شدہ کمانڈر سابق وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر (جو خود طالبان کی حمایت کی ہمیشہ تردید کرتے ہیں) فوری طور پر افغانستان پہنچے اور نئے سرے سے طالبان کو جنگی حکمت عملی سکھائی اور ان کی صفوں کو منظم کیا اور واپس آئے۔ اس کے بھی کئی ماہ تک طالبان کی مخالف افواج کوئی نہ کوئی بڑا حملہ کرتی رہیں۔

لیکن تازہ اطلاعات کے مطابق اب طالبان کی مخالف افواج بکھر رہی ہیں اور ان میں ماضی جیسا دم خم نہیں رہا۔ اصل بات یہ ہے کہ طالبان کے خلاف اتحاد پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ سابق صدر برہان الدین ربانی دوستم اور دیگر جنگجوؤں کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ دراصل افغانستان میں ہر جنگی گروپ اپنی علیحدہ ڈفلی بجانا چاہتا ہے اور افغانستان کی صورت حال ماضی کے دور جاہلیت کی قبائلی لڑائیوں کی تصویر پیش کرتی ہے۔ جس میں ہر گروپ آزاد اور خود مختار ہونے کی خواہش کرتا ہے اور اپنا علاقہ متعین کر کے بیٹھ جاتا ہے۔ اور ایک ملک کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جاتا ہے۔

طالبان کی قوت اور طاقت کا تازہ اظہار یہ ہوا ہے کہ طالبان نے کابل کے نزدیک بگرام ائربیس پر قبضہ کر لیا ہے۔ طالبان کی اس فتح کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ طالبان نے بگرام ائربیس پر قبضہ کی خوشی میں ایک ارب سے زائد افغانی (35 ہزار ڈالر) غرباء میں تقسیم کرنے کا اعلان کیا ہے طالبان کے لیڈر ملا محمد عمر نے اعلان کیا ہے کہ کابل میں ایک ارب اور دیگر علاقوں ل ہرات' جلال آباد اور قندھار میں 50 کروڑ افغانی کرنسی غرباء میں تقسیم کی جائے گی۔

یاد رہے کہ افغانستان میں غربت کا یہ عالم ہے کہ ایک افغانستانی کی سالانہ اوسط آمدنی تقریباً 5 ڈالر ہے۔ یعنی پاکستان کے حساب میں ایک افغانستانی کی سالانہ آمدنی 200 روپے ہے۔ غربت بدحالی اور جنگ کے مارے ہوئے اس ملک میں اتنی بڑی مقدار میں رقم کی تقسیم یہ بتاتی ہے کہ طالبان کو فتح کی غیر معمولی خوشی ہے۔ اور اس فتح کی فوجی اہمیت کا زیادہ ہونا ہی اس خوشی کا سبب بھی ہے۔

OOO

الجزائر میں بم دھماکہ

الجزائر کے دارالحکومت الجزیرہ کے جنوبی علاقے میں ایک طاقتور بم دھماکہ کے نتیجے میں 14۔ افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ یہ دھماکہ اس وقت ہوا جب سیکیورٹی فورسز نے 12 مسلح اسلامی انتہاپسندوں کو ہلاک کر دیا۔ اسلامی انتہا پسندوں کی ہلاکت کے چند گھنٹے کے بعد زبردست دھماکے سے بم پھٹا جس نے ہلاک ہونے والے اسلامی انتہاپسندوں سے زیادہ افراد کو زندگی سے محروم کر دیا۔ اس کے علاوہ 50 کو زخمی کر دیا۔

یہ دھماکہ الجزیرہ سے 25 کلو میٹر دور قصبہ بور فرک مین ایک معروف مارکیٹ میں ہوا۔ بم کو شاپنگ بیگ میں چھپایا گیا تھا۔ سیکیورٹی کے ذرائع نے 12۔ افراد کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔ حالیہ دنوں میں انتہاپسندوں کی جانب سے کی جانے والی یہ شدید ترین کارروائی ہے۔

یاد رہے کہ الجزائر میں چند سال سے اسلامی انتہاپسندوں اور حکومت کے درمیان غیر اعلان شدہ جنگ جاری ہے جس میں دونوں اطراف سے ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور ہزاروں ہی زخمی اور معذور ہو چکے ہیں۔ ان میں ملک کے ایک صدر بھی شامل ہیں۔ لیکن نہ حکومت ہتھیار ڈالتی ہے اور نہ اسلامی انتہاپسند پیچھے ہٹتے ہیں۔ اور انسانی خون ہے کہ مسلسل بہتا چلا جا رہا ہے۔ اب مبصرین یہ اندازے لگا رہے ہیں کہ الجزائر نے فرانس کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے میں زیادہ جانوں کی قربانی دی تھی یا حالیہ خانہ جنگی میں زیادہ لوگ جان سے گزر گئے ہیں۔

یہ کیسا المیہ ہے کہ برداشت کا رویہ اس قدر کم اور ہتھیار اور خونریزی اس قدر عام ہو چکی ہے۔ اور مسلمان مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے۔ افغانستان ہو یا الجزائر دونوں اطراف جہاد کے نام پر قتل وغارت میں مصروف ہیں۔

OOO

انڈونیشیا کے گمنام جزیرے

انڈونیشیا دنیا کا وہ ملک ہے جو سب سے زیادہ تعداد میں جزائر پر مشتمل ہے۔ انڈونیشیا کے جزائر کی تعداد سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے۔ اور یہ ملک چھوٹے اور بڑے جزائر پر ہی آباد ہے۔

انڈونیشیا سے یہ دلچسپ خبر ملی ہے کہ انڈونیشیا کے تقریباً دو تہائی جزائر ایسے ہیں جن کا کوئی نام نہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق انڈونیشیا میں کل 17 ہزار 5 سو جزائر ہیں۔ ان میں سے 11 ہزار 8 سو آٹھ جزائر کا کوئی نام ہی نہیں۔ سرکاری حکام کا کہنا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں جزائر کے نام نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بڑی تعداد میں جنگلوں' پہاڑوں اور دریاؤں کے بھی کوئی نام نہیں ہیں۔ حکومت نے کہا ہے کہ وہ جلد ہی ان تمام جزائر اور دریاؤں پہاڑوں وغیرہ کے نام رکھے گی۔ اور اس سلسلے میں مقامی زبان کے ناموں کو فوقیت دی جائے گی۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس میں شامل کرنا چاہئے چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث تو (امامت) کے اپنے تمام عرصہ میں وقف جدید کی تحریک سے متعلق بڑوں کے چندوں کے مقابل پر بچوں کے چندوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے اور جب میں اعداد و شمار پیش کرتا تھا تو پوچھا کرتے تھے کہ بچوں میں بتاؤ کتنا اضافہ ہوا ہے۔

اس میں ایک حکمت یہ تھی اور بہت بڑی حکمت ہے کہ چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزہ ڈال دیں اور اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر بھی اثر انداز رہے گی اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت اہم ذریعہ ہے.... اس لئے میں نے بھی ہمیشہ یہی زور دیا ہے کہ زیادہ تعداد میں احمدی شامل ہوں اور خصوصیت سے بچے"

(از خطبہ فرمودہ 4 جنوری 1991ء)

بہت سی مائیں اپنے بچوں کی طرف سے چندے دیتی ہیں اور بچوں کو پتہ بھی نہیں چلتا اور دفتر اطفال کے قیام کے لئے یہ غرض بہت حد تک پیش نظر تھی کہ بچوں کو علم ہو کہ وہ بھی چندہ دے رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں سے چندے نکلیں اور ان کو چندوں کا شوق پیدا ہو۔ اور بچپن کے چندوں کی یادیں آئندہ کے لئے ان کے چندے دینے کی ضمانت بن جائیں یا ممد ثابت ہوں۔

میں نے اس سلسلہ میں اپنی بچی سے سوال کیا (یعنی دو بچیاں جو شادی شدہ ہیں ان سے سوال کیا) تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم چندے دے رہی ہیں۔ سب بچیوں کی طرف۔ لیکن جب پوچھا کہ ان کو علم ہے تو پتہ لگا کہ نہیں۔ یہ غلطی ہے۔ ہماری والدہ تو ہمیں بتا کر بلکہ پیسے دے کر پھر واپس لیا کرتی تھیں۔ یہ سمجھا کر کہ تم چندے دے رہے ہو۔ میں نہیں دے رہی تو اس کا بڑا گہرا نقش دل پر ثبت رہا۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ اس لئے اطفال کی تحریک کے سلسلے میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ بچوں کے دفاتر اپنے ہاں قائم کریں۔

آئندہ سے جو ماں باپ بچوں کی طرف سے چندہ دیں ان کو بتا کر دکھا کر دیں بلکہ ان کو دے کر پھر واپس لیں اور کہیں یہ چندہ تمہاری طرف سے ہے۔

(خطبہ فرمودہ یکم جنوری 1993ء)

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ مقصوداں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم میرزا البشیر احمد صاحب مکان نمبر 36/16 دار النصر وسطی عرصہ چار ماہ سے کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام روبینہ سے تبدیل کر کے سعدیہ حناء رکھ لیا ہے۔ للذا مجھے آئندہ نئے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

سعدیہ حناء بنت محمد اکمل قریشی صاحب
مکان نمبر 6/13 دار الصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ

اعلان نمایاں کامیابی

○ مکرمہ فریدہ بانو صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ارشد احمد صاحب قریشی فیصل ٹاؤن لاہور نے امسال کینرڈ کالج کی طرف سے بی ایس سی کا امتحان دیا اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے کالج میں اول پوزیشن حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ دینی ہو یا دنیاوی ہر امتحان میں نمایاں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔

(نظارت تعلیم)

رابطے کا ذریعہ

○ روزنامہ الفضل دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے لئے رابطے کا کام دیتا ہے۔ ہم سب ایک دوسرے کی خوشی سے خوش ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے غم میں شریک ہونا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

لیکن یہ بات صرف اس طرح ممکن ہے کہ آپ خود کوشش کر کے ساری جماعت کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں اور غم میں بھی شرکت کا موقع دیں۔ آپ الفضل کو اپنی خبریں ارسال کر کے اس رابطے کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ آپ کی طرف سے ملنے والے خبروں سے الفضل کے دفتر میں خوش آئند بھرمار ہو جانی چاہئے۔

(ادارہ)

سیکرٹریان وقف نو توجہ فرمائیں!

○ بچے کی پیدائش سے قبل تو تمام والدین سے نیا کوائف فارم (وقف نو میں شامل کرنے کے لئے) پر کروایا جاسکتا ہے لیکن بچے کی پیدائش کے بعد صرف لڑکے کا کوائف فارم پر کروایا جائے۔

مال کو بڑھانے کا نسخہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

اگر روزمرہ کا جینا بھی مشکل ہے تو اس مشکل میں اس حساب سے ذرا سا اضافہ خدا کی خاطر کر لو اور وہ مشکلات اس خرچ کی برکت سے دور ہو نگی پس یہ بہت ہی عظیم نسخہ ہے غربت دور کرنے کے لئے کہ وہ لوگ جو خود غریب ہوں خدا کی راہ میں جب وہ خرچ کرتے ہیں تو ان کا مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جاتا ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

وقف جدید

○ کیا آپ نے چندہ وقف جدید استطاعت کے مطابق ادا کیا ہے۔

○ کیا آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی گزشتہ سال سے زائد ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

واقفین نو کو تقویٰ کے زیور سے سجائیں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

واقفین نو کی تربیت میں والدین دل کی حسرتیں پوری کریں اور تقویٰ سے سجا کر خدا کے حضور پیش کریں۔

قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے آپ نے دیکھا ہو گا بعض لوگ مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں انسانی روح میں بن ٹھن کر تیار ہوا کرتی ہے بس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں۔

(وکالت وقف نو)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

عہدیداران کی خصوصی توجہ کیلئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا۔ نصف۔ تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول)

اعلان

○ وہ طلباء جو خاص طور پر امریکہ یونیورسٹیوں میں داخلہ سے قبل بعض ٹیسٹ دینا چاہتے ہوں ان کی اطلاع اور فارم وغیرہ جلد منگوانے کے لئے ان کے E-mail ایڈریس دیئے جا رہے ہیں۔

1- Toefl (E-mail:- toefl a ets. org)

2- Gre (E-mail:- gre- ihfo a ets org)

3-Gmat(E-mail:- gmat a ets. org)

4- Sat (E-mail:- sat a ets. org)

(نظارت تعلیم)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دیئے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20 - جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 10 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے اعلان کیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے ان کی حکومت کی برطرفی کے خلاف دائر کی گئی درخواست کا فیصلہ آئندہ آٹھ دنوں کے اندر کر دیا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے سینیئر وکیل چوہدری اعتزاز احسن سے دریافت کیا کہ وہ اپنے دلائل اور کتنے روز میں ختم کر لیں گے تو انہوں نے کہا کہ وہ تین دن اور لیں گے۔ صدر مملکت کے وکیل مسٹر خالد انور نے اور دیگر وکلاء اور اٹارنی جنرل نے بھی کہا کہ وہ اپنے دلائل جلد ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

○ چوہدری اعتزاز احسن نے اپنے دلائل میں کہا کہ 58(2)بی کے تحت صدر کو حکومت برطرف کرنے سے پہلے حکومت کو نوٹس دینا ضروری ہے۔ لیکن صدر مملکت نے ایسا نہیں کیا۔ اور حکومت کو اس کی مبینہ بے ضابطگیوں سے آگاہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی برطرفی کی ایک وجہ ماورائے عدالت قتل قرار دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ امن وامان صوبائی معاملہ ہوتا ہے اور مرکز کو امن وامان کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاتا۔

○ فلسطین کے صدر مسٹر یاسر عرفات گزشتہ روز جب 30 سال کے وقفے کے بعد الخلیل (ہیبرون) پہنچے تو ان کا بھرپور استقبال کیا گیا۔ شہر میں اس روز جشن کا سا سماں تھا۔ سارا شہر یاسر عرفات کا استقبال کرنے کے لئے سڑکوں پر اُمڈ آیا تھا۔ مسٹر یاسر عرفات کو سخت حفاظتی انتظامات کے تحت لایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ الخلیل میرا شہر ہے۔ اور ہمیشہ یہ شہر فلسطینیوں کا رہے گا۔

○ لاہور میں سپاہ صحابہ کے سرپرست مولانا ضیاء الرحمان فاروقی کی نماز جنازہ کے موقع پر مشتعل کارکنوں نے مال روڈ پر واقع ایرانی کلچرل سنٹر' خانہ فرہنگ ایران کو آگ لگا کر تباہ و برباد کر دیا۔ سپاہ صحابہ کے مشتعل کارکنوں نے خانہ فرہنگ کے تالے توڑے اور سوئی گیس کا پائپ کھول دیا پوری عمارت جل کر راکھ ہو گئی۔ خانہ فرہنگ سے ملحقہ ایک قالینوں کی دوکان اور اوپر کی منزل پر واقع چیئرمین سینٹ وسیم سجاد کے دفتر سجاد لاء ایسوسی ایٹس کو بھی نقصان پہنچا۔ فائر بریگیڈ آگ بجھانے آیا تو سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے اس کے شیشے توڑ دیئے اور آگ نہ بجھانے دی۔ جس پر فائر بریگیڈ کھڑا دیکھتا رہا۔ پولیس نے سارے کام میں کوئی مداخلت نہیں کی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد جب مولانا فاروقی کے جنازہ میں شرکت کے لئے مسجد شہداء پہنچے تو سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے ان کو گھیر لیا اور ان کو دشمن کا ساتھی قرار دے کر پہلے ان کو جھنجوڑنا شروع کیا۔ پھر دھکے دیئے اور پھر سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے ان کی ڈنڈوں سے پٹائی شروع کر دی۔ قاضی حسین احمد کے گارڈ اور بعض دیگر لوگ ان کو بمشکل ہجوم سے نکال کر مال روڈ کے عقب میں لے گئے جہاں قاضی صاحب 10 منٹ کھڑے رہے۔ بعد ازاں وہ دوبارہ جنازہ میں شامل ہونے آئے تو کارکن ایک بار پھر ان کی طرف لپکے اور دوبارہ ان کے ساتھ وہی سلوک کیا۔ اس پر قاضی صاحب کے ساتھی ان کو نکال کر لے گئے قاضی حسین احمد نے جنازہ بھی نہ پڑھا۔ جماعت اسلامی کے دیگر افراد بھی کھسک گئے۔

○ مولانا فاروقی کی نماز جنازہ اسمبلی ہال کے سامنے پڑھائی گئی۔ کارکن نعرے لگاتے رہے کہ ان کے قتل میں ایران ملوث ہے ایرانیوں کو پاکستان سے نکال دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ مقررین نے اس موقع پر کہا کہ شیعہ سنی فسادات کا ذمہ دار ایران ہے۔

○ مولانا اعظم طارق نے جو بم دھماکہ میں زندہ بچ گئے ہیں میو ہسپتال سے ایک پیغام میں کہا ہے کہ اس دھماکہ میں ایرانی قونصل جنرل اور تحریک جعفریہ کے سربراہ ساجد نقوی ملوث ہیں ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی جائے گی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ہمسایہ ملک نے چند روز قبل ہی دھمکی دی تھی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ساجد نقوی کو گرفتار نہ کیا گیا تو سمجھیں گے کہ حکومت قاتلوں کی حمایت کر رہی ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے لیڈروں کی ہلاکت پر ملک بھر میں ہڑتالیں اور مظاہرے ہو رہے ہیں۔ حساس علاقوں میں انتخابی مہم روک دی گئی ہے۔ خالد کھرل اور عابدہ حسین کو ان کے انتخابی علاقوں سے لاہور منتقل ہونے کی ہدایت کر دی گئی ہے جھنگ سرگودھا' کبیروالا' بہاولپور اور ملتان کے بعض علاقوں میں چیف سیکرٹری کی ہدایت پر انتخابی مہم حکماً روک دی گئی ہے۔

○ جھنگ میں امن وامان پر قابو پانے کے لئے فوج طلب کر لی گئی۔ جھنگ میں ہوائی فائرنگ' اور بعض املاک کو نقصان پہنچانے کے علاوہ لڑائی جھگڑے کے اکا دکا واقعات ہوئے۔ گوجرانوالہ میں جلوس کے دوران ہوائی فائرنگ ہوئی۔ کاروبار زندگی معطل ہو گیا تعلیمی اور تجارتی ادارے بازار اور دوکانیں بند رہیں۔

○ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ لاہور کے بم دھماکے کے شواہد مل گئے ہیں ملزم جلد گرفتار کر لئے جائیں گے۔ صوبائی حکومتوں کو پاکستان کے دشمنوں کے عزائم ناکام بنانے کے لئے غیر معمولی حفاظتی اقدامات کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ نگران حکومت فرقہ واریت کا کینسر ختم کرے۔ اگر یہ سلسلہ نہ رکا تو تباہی آئے گی۔ ایک خدا اور ایک رسول کو ماننے والے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے ہیں۔ انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو پر الزام لگایا کہ تین سال ہم نے ان سے بار بار قومی مسائل پر بات کرنے کی پیشکش کی مگر انہوں نے ہماری ایک نہ سنی۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے استفسار کیا ہے کہ جب صدر کی مشاورت کے لئے کابینہ موجود تھی تو قومی سلامتی کونسل کی کیا ضرورت تھی؟ فاضل عدالت کے تین رکنی فل بنچ نے یہ ریمارکس قومی سلامتی کونسل کی تشکیل کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواست کی سماعت کے دوران دیئے۔

○ بلوچستان کے بلامقابلہ منتخب ہونے والے رکن اور سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب ذوالفقار علی مگسی کو بولان سے ضلع بدر کر کے کوئٹہ پہنچا دیا گیا انہوں نے اس پر احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد مجھے میرے بھائی کی انتخابی مہم میں حصہ لینے سے روکنا ہے۔

○ مولانا فاروقی سپاہ صحابہ کے قتل ہونے والے تیسرے سربراہ ہیں اس سے قبل 1996ء میں مولانا حق نواز جھنگوی اور 1991 میں مولانا ایثار القاسمی کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ جنگجو ہیرو اداکار لالہ سدھر انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 75 سال تھی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ لاہور کا بم دھماکہ انتقامی کارروائی کا نتیجہ تھا۔ چند روز سے پنجاب میں فرقہ وارانہ تشدد میں اضافہ ہو گیا تھا۔

○ سمندری میں پولیس کی وردیوں میں ملبوس ڈاکوؤں نے بیوہ کے گھر سے 18 لاکھ روپے لوٹ لئے۔

○ جمعیت علمائے پاکستان نیازی گروپ نے مسلم لیگ (ن) سے سات سال پرانا انتخابی اتحاد ختم کر دیا ہے۔

○ مولانا اعظم طارق کی والدہ وفات پا گئیں۔ ان کو مولانا فاروقی اور والدہ کے جنازہ میں شرکت کے لئے تین روز کے لئے پیرول پر رہا کر دیا گیا۔

○ ملک بھر میں وسیع پیمانے پر سرما کی پہلی بارش ہوئی جس سے امید ہے کہ ربیع کی فصلوں پر اچھا اثر پڑے گا۔

○ بھارت نے بھوٹان میں فوج اتارنے کا منصوبہ بنا لیا ہے بھوٹان کی مخالفت کے باوجود بھوٹان کے جنگلات میں بودو عسکریت پسندوں کے خلاف کمانڈو ایکشن کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

○ حب کے تھرمل پاور سٹیشن میں خرابی سے ملک کے وسیع علاقے میں بجلی بند ہو گئی۔ گدو اور ملتان کے درمیان سرکٹ متاثر ہونے سے بعض مقامات پر چار گھنٹے بجلی بند رہی۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فاروق الحق اپنی پسند کے انتخابی نتائج حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہوں گے۔ عوام کی طاقت سے ہر سازش ناکام بنا دیں گے شہداد پور میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صدر لغاری سلامتی کونسل کی شکل میں انگریزوں کا نظام واپس لانا چاہتے ہیں۔

جرمن پیک ادویات رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں
آجکل اوقات 9 بجے تا 1 بجے شام 6 بجے تا 7 بجے
فرحت کلینک (ہومیو) نزد بیت راجیکی ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
دوکان 212837، گھر: 212175
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ

امراض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
0431-254634، 0431-219065

اللہ کے فضل و رحم کے ساتھ سال نو مبارک ہو صحت و سلامتی کے ساتھ
ہومیوپیتھک ادویات
جرمنی، پاکستانی، سیل بند، کھلی، پوٹنسی، مدر ٹنکچر، مفرد، مرکب، پلاسٹک، شیشے کے ڈراپرز، ٹیوبز، ملک شوگر گولیاں اور کتابیں
خصوصی رعایت کیساتھ
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون 211399، 212399